احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 18- دسمبر 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 18 دسمبر 2000ء - 21 رمضان 1421 ہجری - 18- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 289

جنت کا خاص دروازہ

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام الریّان (سیراب کرنے والا) ہے- اس میں سے صرف روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے- اعلان کیا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے اور پھر دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا-

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریّان)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا- اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے- کب اس ثواب کا مستحق ہوگا- ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے- اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں- بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں- لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں- تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے- خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شئے ہے- حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563-564)

رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریک جدید کے ان مجاہدین کے لئے جو 29- رمضان المبارک سے پہلے اپنا مکمل چندہ تحریک جدید ادا فرمادیں گے- دعا کی درخواست کی جائے گی- جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ ایسے مجاہدوں کی فہرستیں دفتر ہذا میں 24- دسمبر 2000ء سے پہلے پہنچانے کا انتظام فرمائیں-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2000-1999ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول- علاقہ حیدر آباد
دوم- علاقہ لاہور
سوم- علاقہ سرگودھا
چہارم- علاقہ گوجرانوالہ
پنجم- علاقہ فیصل آباد
ششم- علاقہ راولپنڈی
ہفتم- علاقہ بلوچستان
ہشتم- علاقہ بہاولپور
نہم- علاقہ سانگھڑ

(معتمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رمضان کے دن بہت ہی بابرکت ہیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب- خلیفۃ المسیح الاول)

رمضان کے دن بڑے بابرکت دن ہیں- اب یہ گذرنے کو ہیں- یہ دن ہم کو پھر اسی رمضان میں نہیں آئے گا- نہیں معلوم آئندہ رمضان تک کس کی حیاتی ہے- اور کس کی نہیں- اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں خاص احکام دیئے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی خاص تاکید کی ہے- جو لوگ مسافر ہیں یا بیمار ہیں ان کو تو سفر کے بعد اور بیماری سے صحت یاب ہو کر روزے رکھنے کا حکم ہے- (-) رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت تدارس قرآن- قیام رمضان کا ضروری خیال رکھنا چاہئے- (-) مگر افسوس کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان

باقی صفحہ 8 پر

عرفانِ حدیث

نمبر 65

مرتبہ: عبدالسمیع خان

روزہ کی برکات

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ابن آدم کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں سوائے روزوں کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ نہ تو بیہودہ باتیں کرے اور نہ شور شرابہ کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی تو اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب اسے خدا کی لقاء نصیب ہو گی۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں سوائے روزہ کے 'یقیناً وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔ اب انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں روزہ بھی تو اس کے اپنے ہی لئے ہوتا ہے' روزے کے فوائد بھی تو اسی کو حاصل ہوتے ہیں پھر یہ کیوں فرمایا کہ میں اس کی جزا ہوں یعنی روزے کی جزا۔ مطلب یہ ہے کہ روزے کے دنوں میں' روزے کے اوقات میں انسان ان حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے جو دیگر ایام میں حلال ہیں اور رمضان کی بہت سی راتیں ایسی بھی آتی ہیں جن میں وہ راتوں کو حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے تو یہ ایسا معاملہ ہے جو دوسرے دنوں میں روزے کے سوا دیکھنے میں نہیں آتا۔ پس فرمایا کہ چونکہ میری خاطر وہ ایسا کرتا ہے' میرے جاری کردہ حلال کو میری خاطر وقتی طور پر اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو میں اس کی جزا بن جاتا ہوں اور اس سے بڑی جزا روزے کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ خود اس کی جزا بن جائے۔

اور اسی حدیث کے تسلسل میں "میں اس کی جزا ہوں" کا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے یعنی جزا کیوں بنتا ہوں کیا کیا اعمال کرو گے تو میں جزا بنوں گا یہ اس کی تشریح ہے آگے۔ "روزہ ڈھال ہے" ابھی یہ بات گزر چکی ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے' نہ شور شرابہ۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو چاہئے کہ وہ کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ اتنا سا کہہ دے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑنا مجھے بھی آتا ہے' میں بھی ناجائز حملے کا جواب دے سکتا ہوں۔ مگر اللہ کی خاطر رک گیا ہوں۔ تو "میں اس کی جزا ہوں" اس طرح بنتی ہے بات۔ جب خدا کی خاطر انسان عام جائز باتوں سے بھی رک جاتا ہے اس لئے اس کی جزا بنتا چلا جاتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے ﷺ۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اب یہ بات بھی سمجھنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بو یا بدبو سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بدبو آئے یا خوشبو آئے خدا کی ذات ان چیزوں سے بالا ہے۔ تو کستوری سے زیادہ پیاری ہے' اس سے یہ بھی لوگ سمجھ سکتے ہیں یعنی لوگوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کو کستوری کی خوشبو بہت پسند ہے۔ یہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہے کہ روزہ دار روزہ کی بنا پر کھانے پینے سے محروم رہتے ہوئے اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے منہ سے روزے کی بو آنے لگ جائے۔ اس کے برعکس وہ شخص جو روزہ نہ رکھتا ہو اور کستوریاں کھا کھا کر اس کے منہ سے خوشبوئیں اٹھ رہی ہوں' اللہ فرماتا ہے اس کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔ یعنی روزہ رکھو خواہ منہ سے بدبو آئے اور چونکہ اللہ کی خاطر تم اس بدبو کو برداشت کرتے ہو جو خود مومن کو پسند ہی نہیں۔ یہ نہ کوئی کہے کہ اللہ کو پسند ہے مجھے بھی بدبو پسند ہو گئی' ہرگز یہ مراد نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بو کے معاملے میں زود حس اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے باوجود اس کے محض خدا کی خاطر منہ بند رکھنے کے نتیجے میں منہ سے جو بو اٹھتی ہے اسے رسول اللہ ﷺ برداشت کر لیتے تھے۔ یہ وہ بات ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ **اس کی خاطر ایک ایسا بندہ جو بو سے گویا الرجک ہو' تصور بھی نہ کر سکے کہ اس کے پاس سے' اس کے بدن سے' اس کے منہ سے بو اٹھے اور وہ برداشت کر رہا ہے تو یہ بات خدا کو بہت پسند ہے بہ نسبت ایسے بے روزہ دار کے جو خوشبوئیں لگائے پھرے اور اس کے منہ میں ہر وقت کچھ کھانے پینے کی خوشبودار چیزیں ہوں' اس کے منہ سے کستوری کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں خدا کو ایسے بندے کی خوشبوؤں کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔**

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ فرحت محسوس کرتا ہے اول جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے' جب بھی افطار کرتا ہے ایک خاص خوشی پہنچتی ہے اور اس خوشی کے نتیجہ میں بعض لوگ اتنا افطار کر جاتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں پتلے ہونے کی بجائے موٹے ہونے لگتے ہیں اور یہ خوشی کا اظہار بہرحال ہے۔ سارا دن کے رکے ہوئے بھی جب کھاتے ہیں تو پھر بے تحاشا کھانے لگ جاتے ہیں' تو یہ مراد نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی تو روزہ کھولا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (-) بھی روزہ کھولتے رہے ہیں ہمارے سامنے یعنی انہی دنوں کی بات ہے' اس زمانے کی۔ روزہ کھولتے وقت خوشی تو ہوتی ہے مگر اس خوشی میں کھانا بے تحاشا نہیں کھایا جاتا۔ ہاتھ روک کر کھانا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے غلامی میں حضرت مسیح موعود (-) کو ہاتھ روکنے کی توفیق زیادہ تھی۔ جن کو کم ہے ان کو کم ہو گی مگر کوشش یہ کریں کہ اپنے آپ کو کھلی چھٹی نہ دیں تاکہ رمضان کے ساتھ جو برائیاں اتریں گی ان برائیوں کے علاوہ کچھ چربی بھی اتر جائے اور انسان ہلکا پھلکا جسمانی بدن لے کر رمضان سے باہر آئے۔ تو ایک وہ خوشی ہے جب وہ روزہ کھولتا ہے۔ دوسری اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے باعث خوش ہو گا۔ یہاں رب سے ملے گا کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ مرنے کا انتظار کرے کہ مرنے کے بعد رب سے ملے گا۔ **جس نے روزہ رکھا خدا کی خاطر اس کو افطار کی طرح نقد و نقد خوشی پہنچتی ہے' اللہ اسے ملتا ہے اور اس کی راتیں اور بھی پہلے سے زیادہ روحانیت سے شاداب ہو جاتی ہیں اور اللہ کے آنے سے اس کی راتیں خوشبوؤں سے بھر جاتی ہیں۔** تو اللہ سے ملنے کی خوشی روز بروز ہوتی ہے' نقد و نقد سودا ہے اس کے لئے موت کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ کیوں؟ جن کو اس دنیا میں خدا سے ملاقات میسر نہ ہو ان کو قرآن کریم کی رو سے قیامت کے دن بھی ملاقات میسر نہیں ہو گی۔ جو اس دنیا میں اندھے ہیں وہ قیامت کے دن بھی اندھے ہی اٹھائے جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 7 دسمبر 99ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

تبرکات

دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں

یہ مہینہ اصلاح نفس کا خاص مہینہ ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

بعض گزشتہ سالوں میں یہ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں یہ تحریک کرتا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے منشاء کے ماتحت دوستوں کو چاہئے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کے متعلق دل میں خدا سے عہد کیا کریں۔ کہ وہ آئندہ اس کمزوری سے ہمیشہ مجتنب رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ کیونکہ اول تو انسان کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ہی اپنے نفس کا محاسبہ کرکے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک خدا سے قریب تر ہوتا جائے۔ اس کے علاوہ رمضان کا مہینہ اپنے خاص روحانی ماحول اور نماز روزہ اور نوافل اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور صدقہ و خیرات کی وجہ سے اس قسم کے محاسبہ اور ترک منہیات کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے اور اس مشہور مثال کے مطابق کہ لوہا اسی وقت اچھی طرح کوٹا جاسکتا ہے جب کہ وہ گرم اور نرم ہو۔ رمضان کے مہینہ کو اصلاح نفس کے ساتھ خاص جوڑ ہے۔ پس ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو چاہئے کہ وہ موجودہ رمضان میں بھی اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ ہمیشہ اس کمزوری سے الگ رہیں گے اور کبھی اس کے مرتکب نہیں ہوں گے اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ظاہر کرنا عام حالات میں اس کی ستاری کے خلاف ہے۔ اس لئے صرف دل میں عہد کرنا کافی ہے مگر یہ عہد ایسا ہو کہ "جان جائے مگر بات نہ جائے۔" کا مصداق بن جائے۔ کیونکہ خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے متعلق قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

اس عہد کے لئے ہر انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے ذریعہ اپنے واسطے خود کسی مناسب کمزوری کا انتخاب کرسکتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ ایسی کمزوری کو چنا جائے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر یا خراب نمونہ کا موجب بن رہی ہو اور جماعت کی بدنامی کا باعث ہو۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر خواہ کوئی کمزوری ہو جسے انسان اپنے حالات کے ماتحت جلد تر ترک کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کے متعلق عہد کیا جاسکتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ ایک کمزوری کا ترک کرنا اسی طرح دوسری کمزوریوں کو ترک کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے جس طرح ایک نیکی کا اختیار کرنا دوسری نیکیوں کا رستہ کھولتا ہے۔ ذیل میں مثال کے طور پر چند معروف کمزوریوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا دوستوں کو انتخاب میں سہولت پیدا ہو۔

1۔ سب سے اول نمبر پر نماز میں سستی ہے

اور نماز میں سستی کے اندر باجماعت نماز میں کوتاہی۔ نماز کو صرف ٹھونگیں مار کر پڑھنا اور سنوار کر ادا نہ کرنا اور اس کی ظاہری اور باطنی شرائط سے غفلت برتنا سب شامل ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اعمال صالحہ میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے جس میں نماز پڑھنے والا گویا خدا سے باتیں کرتا ہے پس نماز نہ پڑھنا یا نماز میں سستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

2۔ جماعتی چندوں میں سستی بھی بڑی کمزوریوں میں سے ہے جس میں شرح کے مطابق چندہ نہ دینا یا کسی مد میں تو چندہ دینا اور کسی میں غفلت اختیار کرنا وغیرہ شامل ہیں اس زمانہ میں جو (دعوت الی اللہ) کا مخصوص زمانہ ہے چندہ اول درجہ کی نیکیوں میں شامل ہے اور میرا تجربہ ہے کہ اس کی وجہ سے مال ہرگز گھٹتا نہیں بلکہ مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے چندے اور تحریک جدید کے چندے اور وصیت کا چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ اور نئی وقف جدید کا چندہ وغیرہ سب نہایت اہم اور نہایت مبارک چندے ہیں اور لاریب یہ تمام چندے ینفقون میں شامل ہیں جس کے متعلق قرآن مجید نے اپنے شروع میں ہی بہت تاکید فرمائی ہے۔

3۔ لین دین اور تجارت میں بددیانتی کی بدی بھی اس زمانہ میں بہت بھیانک صورت اختیار کرگئی ہے جس کا نہ صرف انسان کے اخلاق پر بلکہ مجموعی نیک نامی پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ من غش فلیس منّی۔ یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ دھوکا کرتا اور خیانت کا رویہ اختیار کرتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہر سچے (احمدی) کو ڈرانے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔ قرآن مجید نے بھی ایسے لوگوں کے لئے جو دھوکا کرتے ہیں اور دوسروں کا حق مارتے ہیں ویل یعنی ہلاکت کی تہدید فرمائی ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے کی عادت اور سود خوری بھی اسی ذیل میں آتی ہے سود کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ سود لینے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہووے۔ اور جھوٹ تو گناہ کے انڈے پیدا کرنے کی مشین ہے۔

4۔ رشوت بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ہر احمدی کا دامن اس لعنت سے اس طرح پاک ہونا چاہئے۔ جس طرح دھوبی کے گھر سے واپس آیا ہوا کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔ کیونکہ اس سے قوم کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔ اور ملک ذلیل ہو جاتا ہے۔ میں یہ باتیں صرف مثال کے طور پر لکھ رہا ہوں ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کی بھاری اکثریت ان کمزوریوں سے پاک ہے۔

5۔ شراب نوشی بھی جسے ام الخبائث (یعنی تمام بدیوں کی ماں) کہا گیا ہے اس زمانہ میں عام ہو رہی ہے اور گو میں یقین رکھتا ہوں کہ احباب جماعت خدا کے فضل سے اس ناپاک عادت سے محفوظ ہیں لیکن آج کل یہ بدی نو تعلیم یافتہ طبقہ میں اور خصوصاً مغرب زدہ لوگوں میں ایسی عام ہو رہی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ بعض خام طبع نوجوان اس کمزوری میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ کہ خود تو شراب سے کنارہ کش رہیں لیکن اپنی دعوتوں میں دوسروں کو شراب پلا دیا کریں۔ حالانکہ یہ فعل بھی رسول پاک ﷺ کی ہدایات کے سراسر خلاف ہے۔ اسی طرح جوا بھی شراب کی طرح بہت مخرب اخلاق بدی ہے قرآن مجید نے اسے شراب کے ذکر کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے آج کل تاش کے کھیل میں جوا بازی یا گھوڑدوڑ وغیرہ میں جوئے کی شرطیں لگانا عام ہو رہا ہے۔

6۔ بے پردگی کا مرض بھی آج کل عام ہے اور خصوصاً پاکستان بننے کے بعد یہ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور فیشن کی اتباع میں اپنی بیویوں کو بے پرد کرکے مردوں کی مجلسوں میں لانے اور بے حجابانہ کھلے پھرانے اور قرآنی ارشاد لایبدین زینتھن کو پس پشت ڈالنے کا مرض وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے (دین) ہرگز یہ نہیں کہتا کہ عورتیں گھروں میں قید رہیں یا یہ کہ وہ تعلیم نہ پائیں یا یہ کہ وہ قومی زندگی میں حصہ نہ لیں۔ بلکہ وہ اس معاملہ میں صرف بعض دانشمندانہ حد بندیاں لگاتا ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کے اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ پس ہمارے احمدی نوجوانوں کو عیسائیوں کی اندھی تقلید اور دوسرے لوگوں کی نقالی سے بچتے ہوئے اس معاملہ میں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان عورتیں مسنون پردہ بھی کرتی تھیں اور قومی زندگی میں حصہ بھی لیتی تھیں۔ اور بعض عورتوں نے بڑی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ میں احمدیت کی غیور بیٹیوں سے بھی امید رکھتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوندوں اور باپوں پر اچھا اثر ڈالیں گی۔

7۔ (دین) بے شک انسان کی ذاتی اور خاندانی اور قومی ضرورتوں کے ماتحت تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے مگر ساتھ ہی سخت تاکید فرماتا ہے کہ جو شخص دوسری شادی کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ پورے پورے عدل و انصاف سے کام لے۔ اور سب بیویوں کے درمیان اپنے وقت اور مال اور اپنی ظاہری توجہ کو اس طرح بانٹے کہ انصاف کا ترازو بالکل برابر رہے مگر آج کل بعض لوگ دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کو کالمعلقہ یعنی لٹکا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔ جو نہ تو صحیح معنے میں خاوند کی بیوی سمجھی جاسکتی ہے اور نہ وہ اپنے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرنے کے لئے آزاد ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایسے لوگ حشر کے میدان میں اس طرح اٹھیں گے کہ ان کا نصف دھڑ مفلوج ہوگا۔

8۔ ماں باپ کی خدمت میں غفلت برتنا بھی اس زمانہ کی ایک عام کمزوری ہے۔ خصوصاً شادی کے بعد کئی نوجوان اپنے والدین کی خدمت بلکہ ان کے واجبی ادب تک میں کمزوری دکھانے لگتے ہیں۔ حالانکہ قرآن نے شرک کے بعد حقوق والدین کو دوسرے نمبر کا گناہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے کیا عجیب دعا سکھائی ہے۔ کہ اے خدا تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما۔ جس طرح کہ انہوں نے میرے بچپن میں مجھے رحم اور شفقت کے ساتھ

پالا۔ اس دعا میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ جس طرح تمہارے ماں باپ نے تمہیں تمہاری کمزوری کے زمانہ میں اپنے پروں کے نیچے رکھ کرپالا تھا اسی طرح ان کے بڑھاپے میں تم انہیں اپنے پروں کے نیچے رکھو۔

9۔ مردوں کے لئے یہ خاص حکم ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔ اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی پوری وفادار اور خدمت گذار رہیں۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی خاوند کو سجدہ کرے۔ یہ معمولی باتیں نہیں۔ بلکہ سماجی بہبود اور خانگی امن کے لئے گویا ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

10۔ ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی دین میں خاص حکم ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے کہ مجھے گمان گزرا کہ شاید ہمسایہ کو انسان کا وارث ہی بنا دیا جائے گا۔ دراصل انسان کے اخلاق کا حقیقی ثبوت اس سلوک سے ملتا ہے جو وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ کرتا ہے اور لازماً ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی ایک بہت بڑی بدی ہے۔

11۔ جماعتی انتظام کے ماتحت اپنے مقامی امیروں کے ساتھ عدم تعاون اور تفرقہ پیدا کرنے کی عادت بھی بڑی ناپاک بدیوں میں سے ہے جو نہ صرف جماعتی تنظیم کو تباہ کرنے والی بلکہ جماعت کو بدنام کرنے والی اور جماعتی رعب کو مٹانے والی اور جماعت کو اتحاد کی برکتوں سے محروم کرنے والی ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق تاکید فرمائی ہے اور بارہا فرماتے تھے اگر تمہارے خیال میں تمہارا کوئی امیر اپنا حق تو تم سے چھینتا ہے مگر تمہارا حق تمہیں دینے کو تیار نہیں تو پھر بھی تم اس کی اطاعت کرو اور اپنے حق کے لئے خدا کی طرف دیکھو۔ نیز فرماتے تھے من شذّ شذّ فی النار یعنی جو شخص جماعت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔

12۔ اس زمانہ میں تمباکو نوشی بھی ایک عالمگیر کمزوری بن گئی ہے اور غالباً ہماری جماعت میں بھی کافی پائی جاتی ہے۔ اس مرض میں منہ کی بدبو اور روپے کے نقصان اور وقت کے ضیاع اور سرطان یعنی کینسر وغیرہ کی امراض کو دعوت دینے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ بعض کرسی نشین فلسفی اس سے طبیعت کا وقتی سکون حاصل ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس چیز سے طبعی نفرت ہے اور فرماتے تھے کہ اگر تمباکو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ آپؐ اسے منع فرماتے۔ پس دوستوں کو اس کے ترک کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی شخص کے لئے لمبی عادت کی وجہ سے فوری ترک ممکن نہ ہو تو کم از کم اتنی احتیاط تو رکھی جائے کہ دوسروں کے سامنے تمباکو نوشی سے پرہیز کیا جائے۔ تاکہ ان کی یہ کمزوری اپنے تک محدود رہے اور ان کی اولاد یا دوسرے عزیزوں اور دوستوں میں سرایت نہ کرنے پائے۔

13۔ بالآخر اس زمانہ میں سینما دیکھنے کی عادت بھی ایک وبا کی صورت اختیار کرکے لاکھوں انسانوں کی زندگی کو تباہ کر رہی ہے۔ اور گندی اور فحش فلموں اور خلاف اخلاق مناظر کو دیکھنے کے نتیجہ میں ان کے دل و دماغ میں گویا گھن لگ گیا ہے۔ اور سینما کی ناپاک کشش نے خام طبیعت کے نوجوانوں کو مختلف انواع کے جرائم کی طرف بھی مائل کر رکھا ہے ہماری جماعت میں سینما جانا منع ہے۔ مگر سنا جاتا ہے کہ بعض بے اصول احمدی بھی کبھی کبھی اس کمزوری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی خالصۃً علمی یا طبی یا تاریخی یا جغرافیائی یا جنگی فلم ہوتی جو الف سے لے کری تک گندے مناظر سے پاک ہوتی تو لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر موجودہ صورت میں جو فلمیں بظاہر اچھی سمجھی جاتی ہیں ان میں بھی دودھ کے گلاس میں چند قطرے پیشاب کے بھی ملے ہوتے ہیں۔ پس بہرحال ان سے اجتناب لازم ہے۔

یہ چند کمزوریاں میں نے صرف مثال کے طور پر شمار کی ہیں ورنہ کمزوریاں تو بے شمار ہیں۔ مثلاً بدنظری۔ غیبت۔ گالی گلوچ کی عادت۔ فحش گوئی فحش اور گندے رسالے پڑھنا۔ بیکاری میں وقت گذارنا وغیرہ وغیرہ ہر شخص اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنے متعلق خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ اگر وہ ساری بدیاں نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم اسے پہلے کسی بدی کو ترک کرنا چاہئے؟ پس میں حضرت مسیح موعود کے مبارک منشاء کے مطابق احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رمضان میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اسے ترک کرنے کا عہد کریں اور پھر خدا سے نصرت چاہتے ہوئے اس بدی سے اس طرح الگ رہیں جس طرح کہ صاحب عزم مومنوں کا شیوہ ہوتا ہے تاکہ ان کا رمضان ٹھوس اور معین نتیجہ پیدا کرنے والا ثابت ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ستار ہے اور ستاری کو پسند کرتا ہے مگر تفصیل ظاہر کرنے کے بغیر بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی تحریک کرنے میں حرج نہیں کیونکہ مومن ایک دوسرے کے لئے سہارا ہوتے ہیں۔

(الفضل 2۔ اپریل 58ء)

کوشش کریں کہ خطبہ کے وقت

تمام گھر کے فرد خطبہ سنیں

محمد لقمان دہلوی قادیان

جماعت احمدیہ کا عالمی جلسہ سالانہ

میری نظر میں

جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان جو بٹالہ سے 12 میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب واقع ہے اور گورداسپور سے 16 میل جنوب مغرب کو پڑتا ہے۔ تین یوم تک شہرہ آفاق بنا رہا۔ اس لئے نہیں کہ یہ کوئی بہت بڑا شہر ہے' نہ یہاں کوئی انڈسٹری ہے' نہ بلند و بالا عمارتیں اور نہ ہی کوئی تجارتی مرکز ہے۔ لیکن یہ درحقیقت جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے لوگ جو اس زمانہ کے سدھارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بے انتہا محبت رکھتے ہیں اور وہ دنیا کے کونے کونے سے اس چھوٹی سی بستی میں روحانیت سے بھرپور اور اس بستی کی محبت میں سرشار یہاں پہنچتے ہیں۔ جماعت کے 109 ویں سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے اور روحانی نعروں کو سننے اور ان برکتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے کے لئے قادیان کی اس چھوٹی سی بستی میں جمع ہوئے تھے۔ اس بستی میں دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والوں کی تعداد 45 ہزار تک پہنچ گئی۔ تین یوم تک جاری رہنے والا یہ جلسہ سالانہ اپنے پیچھے بہت سی یادیں چھوڑ گیا۔

قادیان گئے کیا دیکھا؟ قادیان ایک چھوٹا سا ہندوستان بنا ہوا تھا۔ کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک مختلف زبانیں بولنے والے اپنی اپنی بولیاں بول رہے تھے اور ایک دوسرے سے اس طرح گلے ملتے کہ گویا عرصہ سے بچھڑے دوست آپس میں ملتے ہوں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا تم اس کو جانتے ہو تو جواب تھا کہ بس ایک ہی تو ناطہ ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے اوتار امام مہدی مسیح موعود کو مانا اور ہم ایک گھرانے کی طرح ہو گئے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی رشتہ نہ تھا۔

ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والا شخص اس بستی میں دکھائی دیتا تھا۔ ایک سکھ' ایک ہندو' ایک عیسائی۔ سب اسی طرح مل جل کر بیٹھے تھے کہ گویا مذہبی لحاظ سے کوئی تفریق نہ تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہونے والے ایک ہی لنگر خانہ سے ایک ہی معیار کا پکا ہوا کھانا کھاتے۔ مہمانوں کی تواضع کے لئے تین تین لنگر خانہ جاری اور ان کی خدمت پر سینکڑوں نوجوانوں کو جو ہندوستان کے مختلف علاقوں سے رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پہنچے ہوئے تھے ان مہمانوں کی خدمت میں مصروف پایا۔ مہمان تو آرام کرتا۔ لیکن خدمت کرنے والے رات دن ان کی خدمت میں مصروف رہتے۔

صبح چار بجتے تو کیا دیکھتا کہ لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ ایک ہی جانب کمبل' چادریں اوڑھے چلے جاتے ہیں۔ سوچا تعاقب کیا جائے۔ کیا دیکھا کہ بڑے اونچے مینار والی بیت الذکر میں باجماعت نماز تہجد میں مصروف ہیں۔ عورتوں کی بھیڑ ایک دوسری بیت الذکر کی جانب رواں دواں۔ یہ نظارہ ایسا تھا کہ ایک ناستک کو بھی خداتعالیٰ کی ہستی کا قائل کر دینے اور خداتعالیٰ سے محبت کرنے کے لئے کافی تھا۔ نماز فجر ادا کی۔ پھر کیا۔ مقبرہ بہشتی میں لوگوں کا اجتماع ہوا۔ مرد عورتیں سب مقبرہ بہشتی کی جانب جاتے دکھائی دیئے۔ جہاں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا مزار مبارک موجود ہے۔ سب لوگوں کو ہاتھ اٹھائے دعاؤں میں مصروف پایا۔

جلسہ میں آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کئی جگہوں پر موجود تھا۔ ہر ایک رہائش گاہ پر رضاکار انہیں کھانا لے جا کر پیش کرتے۔ کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ گاہ پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ہجوم جلسہ گاہ میں بت بنے بیٹھے روحانی تقریروں کو سننے میں مشغول ہیں۔ کبھی کبھی فرط جوش میں نعروں کی آواز گونج اٹھتی۔ پنڈال کے چاروں جانب مختلف قسم کے بینرز لگے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ کی سٹیج پر کلمہ طیبہ کا بینر موجود تھا۔ سٹیج کی دائیں جانب حضرت محمدؐ کی ایک حدیث "حب الوطن من الایمان" لکھی تھی۔ پنڈال کے چاروں جانب شری کرشن جی زندہ باد' شری رام چندر جی زندہ باد' بابا گورو نانک جی کی جے' شری بدھ زندہ باد' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد کے علاوہ انسانیت زندہ باد کے بینر لگے ہوئے تھے۔ یہ جلسہ گاہ جماعت احمدیہ کی جلسہ گاہ نہیں بلکہ جمیع المذاہب کا مذہبی جلسہ دکھائی دیتا تھا۔ حیرت کی بات یہ کہ جلسہ کے آخری پروگرام کے وقت شدید بارش کے دوران بھی لوگ روحانی تقاریر سننے میں مگن بیٹھے رہے۔

سالانہ جلسہ کی اصل روح امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا وہ محبت بھرا پیغام تھا جسے سن کر حاضرین جلسہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ کیونکہ اس سال حاضرین جلسہ اپنے امام کا خطاب براہ راست نہ سن سکے تھے۔

مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے جہاں جماعت کے بہت سے سکولوں کی عمارتیں' گیسٹ ہاؤس' موجود ہیں وہاں 1600 سے زائد ٹینٹ لگائے

باقی صفحہ 6 پر

سلسلہ رفقاء

سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

وہ سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے (حضرت مسیح موعود)

حضرت حافظ حامد علی صاحب خادم مسیح موعود

ملنسار، وفادار، ہمدرد طبع اور نشانات کے گواہ

شیخ حامد علی نے خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز کے کئی نشان دیکھے ہیں۔ اور چونکہ وہ سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے خداتعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا رہا کہ کیونکر خداتعالیٰ کی عنائتیں اس طرف رجوع کر رہی ہیں۔ اور کیونکر دعاؤں کے قبول ہونے سے خارق عادت نشان ظہور میں آئے......

(ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد نمبر 3 ص 540)

تعارف

حضرت حافظ حامد علی صاحب ولد شیخ فتح محمد صاحب موضع تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور کے باشندے تھے۔ آپ پہلی بار قادیان اپنے استاد حافظ محمد جمیل صاحب کے ساتھ آئے، جن کو حضرت مسیح موعود نے 1878ء اور 1880ء کے درمیان کسی وقت رمضان میں (بیت) اقصیٰ میں قرآن مجید سنانے کے لئے بلوایا تھا۔

حضرت اقدس سے آپ کی دوسری ملاقات ریل گاڑی میں ہوئی، جہاں آپ نے حضرت اقدس سے اپنی مرض کا احوال بیان کیا، جس کے نتیجہ میں حضرت صاحب نے حافظ صاحب کو قادیان میں رہنے کا مشورہ دیا، تاکہ احسن رنگ میں علاج ہو سکے، چنانچہ آپ ایک مہینہ کے لئے ٹھہر گئے۔ اس عرصہ میں حضرت صاحب کی شفقت اور کامل ہمدردی نے آپ کو گرویدہ بنا لیا اور حضور کی صحبت میں آپ کو ایک روحانی سرور آنے لگا اور آپ نے اپنی حالت میں تبدیلی محسوس کی۔ دوسری طرف حضرت اقدس نے ان کے چہرہ پر رشد و سعادت کے آثار دیکھے اور ان کے دل کو پڑھا کہ وہ ایک جوہر سعادت کو لئے ہوئے ہے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ حامد علی! تم میرے پاس ہی رہ جاؤ۔ چنانچہ آپ نے اپنی خوش قسمتی اسی میں سمجھی کہ حضور کی خدمت میں رہیں اور آپ حضور کے پاس ہی رہ پڑے۔ آپ نے قریباً 26 سال حضرت صاحب کی خدمت میں گزارے، اور وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس تنہا تھے انہوں نے خداتعالیٰ کی ان بشارتوں اور وعدوں کو بلاواسطہ حضرت اقدس سے سنا جو آپ کی آئندہ زندگی اور فتوحات کی پیشگوئیوں پر مشتمل تھیں اور انہوں نے اپنی آنکھ سے ان کو پورا ہوتے دیکھا۔ سو حافظ صاحب جماعت میں وہ شخص تھے جنہوں نے کثیر نشانات حضور کے دیکھے۔

8/ ستمبر 1919ء کی شب کو آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے راستہ میں جو نہر کا پل ہے وہاں ٹھہر گئے اور حافظ صاحب کو بلایا اور جب آپ آگئے تو بڑی محبت اور پیار سے حضور باتیں کرنے لگے۔ حضور کے ہمراہ دو تین سو وفات یافتہ افراد تھے، زندہ احباب میں سے کوئی نہ تھا اور ان ہمرائیوں میں مائی تابی بھی تھیں جو حافظ صاحب کی ہم قوم تھیں اور حضرت اقدس کے ہاں رہا کرتی تھیں۔ حافظ صاحب بیدار ہوئے تو گھر میں یہ خواب سنائی اور کہا کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے۔

چنانچہ اس کے کوئی چار پانچ گھنٹے کے بعد آپ نے خود اٹھ کر پیشاب کیا جس کے بعد چارپائی پر لیٹنا تھا کہ مرغ نفس قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

بیعت

حضرت حافظ حامد علی صاحب ابتدائی بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ البتہ ترتیب بیعت اولیٰ کے متعلق اختلاف ہے حضرت مصلح موعود کے نزدیک حافظ حامد علی صاحب نے تیسرے نمبر پر بیعت کی تھی۔

(انوار العلوم جلد نمبر 6، ص 166 آئینہ صداقت)

اور مطابق روایات حضرت اماں جان و پیر سراج الحق صاحب حافظ صاحب کی بیعت پہلے ہی روز کی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت نمبر 19 و حصہ دوم روایت نمبر 309)

ایک اور روایت کے مطابق حافظ صاحب کی بیعت نویں نمبر پر یوں مرقوم ہے:۔

9۔ حافظ حامد علی ولد فتح محمد (وطن) تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور (موجودہ سکونت پیشہ وغیرہ) کاشت قادیان ضلع گورداسپور۔

(سیرۃ المہدی، حصہ سوم، روایت نمبر 474)

آقا کی شفقت

حافظ صاحب جب حضرت مسیح موعود کی مہربانیوں اور شفقتوں کا ذکر کرتے تو چشم پر آب ہو جاتے۔ ایک قسم کی بے قراری تمام بدن پر مستولی ہو جاتی۔ فرماتے میں نے تو کبھی ایسا انسان دیکھا ہی نہیں بلکہ زندگی بھر حضرت کے بعد کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آتا تھا۔ مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت صاحب نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا۔ بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔ بایں ہمہ سفر میں ہمیشہ مجھے ساتھ رکھتے تھے۔

ایک دفعہ حافظ صاحب کو کچھ لفافے اور کارڈ حضور نے ڈاکخانہ میں ڈالنے کو دیئے۔ جن میں سے بعض رجسٹری کرانے تھے۔ آپ کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا اور علاوہ بریں کاموں کی کثرت۔ وہ کسی اور کام میں مصروف ہو گئے اور خطوط سپرد ڈاک کرنا بھول گئے۔ رفتہ رفتہ وہ کارڈ اور لفافے بھی کہیں گر گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب جو ابھی بچہ تھے کچھ کارڈ لفافے لے کر دوڑتے ہوئے آئے کہ ابا! ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ حضور نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جن میں سے بعض رجسٹری ہونے تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حضور نے حافظ صاحب کو بلوا کر اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا کہا کہ حامد علی! تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو۔

غرض حافظ صاحب حضرت کی صحبت میں رہ کر خود اکسیر بن گئے۔ جو کام ان کے سپرد تھے انہوں نے اس میں بہت سی خوبیاں اور کمالات پیدا کر دیئے۔ مثلاً اکرام ضیف۔ ہمدردی و مواسات۔ دیانت و امانت ہوشیاری و بیداری۔ مستقل مزاجی۔ خاکساری و انکساری وغیرہ۔

(سیرت مسیح موعود از عرفانی صاحب حصہ اول ص 109)

حضرت اقدس کا اعتماد

محترم یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

یوں تو حضرت اقدس کو اپنے ہر خادم پر پورا حسن ظن اور اعتماد ہوتا تھا۔ مالی معاملات میں کسی کے متعلق کبھی آپ کو خیال آتا ہی نہ تھا کہ وہ خائن اور بددیانت ہے۔ اس لئے جب کسی کے سپرد کوئی کام فرماتے اور اس کے لئے کچھ روپیہ عنایت کرتے تو کبھی اس کا حساب طلب نہ فرماتے۔ اگر وہ اس میں سے کچھ لا کر واپس کر دیتا تو وہ لے لیتے اور اگر اور مانگتا تو دے دیتے۔ حضرت حافظ صاحب کی تو حالت ہی جدا تھی۔ ان پر انتہا درجہ کا اعتماد تھا۔ گھر کی ضروریات لنگر کے انتظام کے لئے ان کو علی الحساب روپیہ دے دیا جاتا تھا۔ اور کبھی حضرت اقدس ان سے دریافت نہ فرماتے کہ کہاں اور کس قدر خرچ ہوا ہے۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا کہ حضور بغیر کسی شمار کے روپیہ دے دیتے۔ مٹھی بھر لاتے اور دے دیتے تھے۔ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں (ضلع گورداسپور) ایک مرتبہ کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ حافظ صاحب آئے اور کہا کہ آٹے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کتنا چاہیئے۔ حضرت حافظ صاحب نے کہا کہ سو روپیہ۔ حضور اندر سے دو بڑی مٹھیاں بھر کر لے آئے۔ فرمایا۔ سو ہی ہو گا۔ حافظ صاحب نے لے کر شمار کر کے زائد بیس روپے واپس کر دیئے۔ گویا حضور کو حافظ صاحب پر بے حد اعتماد تھا اور حافظ صاحب نے بھی اپنی امانت و دیانت کا عملاً پورا ثبوت دیا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 13)

قبولیت دعا کا معجزہ

ایک دفعہ حضرت اقدس کے معجزات کا ذکر ہو رہا تھا تو حضرت حافظ (حامد علی) صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے حضرت اقدس نے ایک کام کے لئے غیر ملک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر روانہ ہوا۔ جب جہاز نصف سفر طے کر چکا تو سمندر میں طوفان کے آثار دکھائی دیئے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ جہاز غرق ہونے لگا ہے۔ لوگ چلانے لگے اور جہاز میں شور قیامت برپا ہو گیا۔ لوگ روتے اور آہ و بکا کرتے تھے۔ میں نے بڑے زور دعویٰ سے کہا کہ میں پنجاب سے آیا ہوں اور میں ایسے شخص کے کام کو جا رہا ہوں جسے خدا نے اس زمانہ کا مامور بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے جب تک میں اس جہاز میں سوار ہوں خدا تعالیٰ اس جہاز کو غرق نہیں کرے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جا لگا اور میں اپنی جگہ پر اتر گیا۔ اور جہاز آگے روانہ ہو گیا۔ مگر تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ غرق ہو گیا۔

میری تو ادھر یہ حالت ہوئی ادھر ہندوستان میں جب اس جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع آئی تو میرے عزیز روتے ہوئے حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہو گیا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ہاں سنا تو ہے کہ جس جہاز میں حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ کو غرق ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر حضور خاموش ہو گئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے وہ غرق نہیں ہوا۔ بعد کے واقعات نے اس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضور کو کشفی طور پر سارا واقعہ دکھایا گیا۔

(الحکم 21/جنوری 1935ء ص 5)

تربیت

حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے سے حافظ صاحب کی تربیت ہوتی رہتی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مہمان نے آ کر کہا کہ میرے پاس بستر نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے حافظ حامد علی صاحب سے کہا کہ اس کو لحاف دے دو۔ حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ ہو گا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہو گا یہ بیان کر کے حضرت عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہے کہ وہ مہمان بظاہر کوئی ایسا آدمی نہ معلوم ہوتا تھا جو کسی دینی غرض کے لئے آیا ہو بلکہ شکل و صورت سے مشتبہ پایا جاتا تھا۔ مگر حضرت نے اس کی مہمان نوازی میں کوئی فرق نہیں کیا اور اس کی آسائش و آرام کو اپنے آرام پر مقدم کیا۔

(سیرت مسیح موعود، از عرفانی صاحب حصہ اول ص 130)

ایک خصوصیت

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

حافظ صاحب کو ایک خصوصیت حاصل تھی اور حضرت اقدس کو آپ سے جو محبت تھی گو اس کے اور وجوہات اور خود حافظ صاحب کا اخلاص وفاداری اور کامل اطاعت بھی تھے۔ لیکن ایک خصوصیت ان کو یہ حاصل تھی کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے کہ بعض اوقات کوئی معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ حضرت احدیت کی طرف سے اس کے متعلق انکشاف میں دیر ہوتی ہے اور ہر چند دعا بھی کی جاتی لیکن اس میں توقف ہوتا۔ لیکن جب حافظ حامد علی صاحب مہندی لگاتے ہیں تو اس کے بعد ایک خاص سلسلہ الہامات کا ایسا جاری ہو جاتا ہے کہ وہ معضلات حل ہو جاتے ہیں۔

اس میں کیا سر تھا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کوئی روحانی مناسبت ہو گی۔ مگر یہ ایک واقعہ ہے۔ خود حافظ صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے بارہا ایسا فرمایا ہے کہ حامد علی تو مہندی لگاتا ہے تو ایک سلسلہ الہامات شروع ہو جاتا ہے۔

(رفقائے احمد، جلد نمبر 13 ص 13)

دعوت الی اللہ

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

آپ علمی مذاق کے آدمی نہ تھے۔ اور حضرت اقدس کی صداقت کے لئے آپ کو کسی دلیل کی حاجت نہ تھی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کو نہ کوئی دلیل معلوم تھی اور آپ مباحثات اور رد و قدح کے مقام سے بالکل الگ تھے۔ آپ کی نگاہ میں حضرت کی صداقت کی دلیل خود حضور ہی کی ذات تھی۔ میں نے ایک مرتبہ پوچھا کہ حافظ صاحب! آپ نے کن دلائل سے حضور کو صادق سمجھا۔ تو فرمایا کہ سورج کی سچائی کی دلیل خود سورج ہے۔ میرے لئے حضور کا وجود اور عمل ہی دلیل صداقت ہے۔ اگر حضور کو دیکھ کر کسی کو ان کے راستباز اور صادق ہونے کا یقین نہیں آتا تو اس بدقسمت کو دلائل کیا سمجھائیں گے۔ حافظ صاحب اسی چیز کو اپنی دعوت الی اللہ میں پیش کرتے تھے اور ان انعامات الٰہیہ کا ذکر کرتے جو آپ پر نازل ہو رہے تھے۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 68)

دوستوں سے تعلقات

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

یوں تو سلسلہ احمدیہ میں ہو کر حافظ صاحب ہر ایک سے محبت و اخلاص کا برتاؤ کرتے اور اخوت و خلت کے مراتب کو مدنظر رکھتے اور میں نہیں جانتا کہ ایک بھی آدمی ایسا ہو جس کو حافظ صاحب کے متعلق کچھ شکایت ہو۔ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ لیکن جیسا کہ انسانی فطرت ہے بعض لوگوں سے آپ کو خاص طور پر محبت تھی اور میں نے جہاں تک دیکھا اس محبت کا معیار خود حضرت مسیح موعود سے محبت و اخلاص تھا۔ جس قدر آپ کسی کو حضور کی محبت میں فانی اور گم پاتے اسی قدر آپ اس سے زیادہ محبت کرتے اور اس معیار محبت کا یہ امر بھی تھا کہ السابقون الاولون سے آپ کو ایک خاص ربط و تعلق تھا۔ حافظ صاحب ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کر کے بہت خوش ہوتے اور جیسے ایک جماعت کے طلباء اپنی زندگی کے کاروباری دور میں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوتے اور مدرسہ کی زندگی کے تذکروں یا اس عہد کی بے تکلفیوں سے خوش ہوتے ہیں حافظ صاحب بھی جب ایسے دوستوں سے ملتے تو ان ایام سابقہ کی خوشگوار یاد سے مسرت حاصل کرتے۔ جن احباب کے ساتھ آپ کے ایسے تعلقات تھے ان کے تعلقات میں کبھی کوئی فرق نہ آیا۔ بلکہ ہر روز محبت و اخلاص میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ کبھی آپ نے اپنی کسی حاجت کو اپنے کسی دوست کے سامنے نہ رکھا۔ اور خود ان سے اپنے تعلقات بڑھانے کی کوشش کی۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ نہایت وفادار اور مخلص تھے۔ باوجودیکہ ابتداءً طبیعت پر تیزی تھی لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی شخص آپ سے ناراض ہوا ہو۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 69)

سراسر نور

آپ نہایت ملنسار وفادار اور ہمدرد طبع تھے۔ دوسروں کی بھلائی چاہتے تھے۔ حضرت کی صحبت اور قرب نے آپ میں ایک خاص رنگ پیدا کر دیا تھا۔ آپ دعاؤں کی قوت کو جانتے اور دعائیں کرنے کے عادی اور آداب دعا سے واقف تھے۔ آپ کی زندگی ایک مخلص مومن اور خدا رسیدہ انسان کی زندگی تھی حق کی اشاعت کے لئے آپ میں جوش اور غیرت تھی۔ دینی معاملہ میں کبھی کسی سے نہ دبتے تھے۔ حق کہنے میں ہمیشہ دلیر تھے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عامل تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور یہ جو کچھ تھا حضرت اقدس کی پاک صحبت کا اثر تھا۔ مرحوم اپنی زندگی کے بے شمار واقعات اور حالات سے واقف تھے مگر آپ کی عادت میں تھا کہ بہت کم روایت کرتے اور جب حضرت اقدس کے حالات کے متعلق کوئی سوال ہوتا تو چشم پر آب ہو جاتے اور فرماتے کہ سراسر نور کی میں کیا حقیقت بیان کروں۔ کوئی ایک بات ہو تو کہوں۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 72)

تہجد میں انہماک

محترم عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

باوجودیکہ کہ آپ بے حد معروف رہتے تھے مگر یہ حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص جو دن بھر کام کرتے کرتے چور ہو گیا ہو وہ رات کی آخری گھڑیوں میں تہجد کی نماز میں مصروف دیکھا جاتا ہے اور اس قدر خشوع و خضوع اور گریہ و زاری سے وہ آستانہ الٰہی پر گرا ہوا ہے جیسے کوئی مجروح انسان دردوں سے چلاتا ہے۔ میں نے خود ان کی یہ حالت دیکھی ہے۔ مجھے تو بعض اوقات یہ حیرت ہوتی تھی کہ اس قدر قوت یہ شخص کہاں سے پاتا ہے اور رات کو کس وقت سوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا رنگ حضرت کی پاک صحبت میں چڑھ گیا تھا۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 70)

بقیہ صفحہ 4

گئے تھے اور شہر سے باہر ٹینٹوں کا ایک شہر آباد دکھائی دیتا تھا۔ مختلف جگہوں پر سینکڑوں بسیں قطاروں میں لگی دکھائی دیتی تھیں جبکہ امرتسر سے قادیان کے لئے سپیشل ریل گاڑی کا انتظام موجود تھا۔ قادیان ریلوے سٹیشن بہت ہی چھوٹا ہے۔ اس پر میل ٹرینوں کا کھڑا ہونا ممکن نہیں۔ تاہم حیدر آباد' گوہاٹی' ہاوڑہ سے 18-18 بوگیوں کی میل ٹرین سیدھی اس چھوٹے سے سٹیشن پر پہنچی اور آزادی ہند کے بعد قادیان پہنچنے والی یہ تینوں ٹرینیں تاریخ کا حصہ بن گئیں۔

اس جلسہ میں وزیر تعلقات عامہ پنجاب سردار نتھا سنگھ دالم' سابق وزیر خارجہ شری رگھونندن لال بھاٹیہ' سابق منتری پنجاب سردار پرتاپ سنگھ باجوہ' سابق منتری پنجاب سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ' ڈپٹی کمشنر گورداسپور شری بی وکرم' ایس ڈی ایم شری پردیپ کمار سبھروال' کالجوں کے پرنسپل' پروفیسر' طلباء' طالبات کے علاوہ بہت سی سیاسی و مذہبی شخصیتوں نے حصہ لیا جبکہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرکاش سنگھ بادل جنہوں نے خود شامل ہونا تھا کسی مجبوری کے باعث نہ آ سکے۔ انہوں نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے خصوصی پیغام بھجوایا۔

یہ جلسہ روحانی نعروں کی گونج میں بہت ہی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ لوگوں نے گلے مل کر ایک دوسرے کو جلسہ کی کامیابی کی مبارکبادیں دیں۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر 22 نومبر 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔
عزیزہ سمیرا صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم نوید کاشف خان صاحب ابن مکرم ناصر احمد خان صاحب آف امریکہ بعوض حق مہر پانچ سو امریکن ڈالر مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے بمقام گلشن بلاک 2000ء-11-15 پڑھا۔ آخر میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ عزیزہ سمیرا مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مورخہ 29۔اکتوبر 2000ء بروز اتوار مکرم حفیظ احمد صاحب ولد مکرم محمود احمد صاحب مرحوم آف شور کوٹ ضلع جھنگ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسرین اختر صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم بعوض مبلغ -/50000 روپے حق مہر مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الانوار دارالصدر شمالی ربوہ میں پڑھا۔
عزیزہ نسرین اختر صاحبہ مکرم میاں کریم بخش صاحب کی پوتی اور مکرم مولوی نور داد صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی نواسی ہیں۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب سابق ناظم ضلع ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ برادر نسبتی مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار ساکن کرمپورہ واربرٹن تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ مورخہ یکم دسمبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم کی عمر 44 سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ مکرم محمد افضال صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں آبائی گاؤں کرمپورہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم سید طاہر فواد صاحب صدر جماعت احمدیہ واربرٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔
برادرم مکرم چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 33 جنوبی سرگودھا کے برادر اصغر مکرم چوہدری محمد اشرف باجوہ صاحب مورخہ 2000-12-13 سے دل کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دو اٹیک ہو چکے ہیں۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

تازہ اور سستی سبزی

○ اب آپ اپنے شہر ربوہ میں ہر قسم کی سبزی انتہائی سستے داموں خرید سکتے ہیں۔
دوکان نمبر 38، 37 مبشر مارکیٹ بالمقابل ریلوے گودام۔ ربوہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالسمیع صاحب رانجھا واربرٹن تحصیل ننکانہ شیخوپورہ 2000-12-1 کو اچانک وفات پا گئے ہیں۔ مکرم افضال احمد رؤف صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی عمر تقریباً 45 سال تھی۔
احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔
(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 16 دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 18 دسمبر غروب آفتاب 5-09
منگل 19 دسمبر طلوع فجر 5-33
منگل 19 دسمبر طلوع آفتاب 7-01

بنگلہ دیش نے پاکستانی سفارت کار کو نکال دیا

بنگلہ دیش کی حکومت نے پاکستان کے سفارت خانے کے ڈپٹی ہائی کمشنر عرفان راجہ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر فوری طور پر ملک سے نکال دیا۔ ڈھاکہ میں متعین پاکستانی ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ طلب کر کے کہا گیا کہ اس حکم پر آج ہی عمل درآمد کیا جائے۔ پاکستان نے اس پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش نے دوستانہ تعلقات کی حقیقی روح کو مدنظر رکھ کر فیصلہ نہیں کیا۔ بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ کو بتا دیا گیا تھا کہ مذکورہ سفارت کار کا تبادلہ کر دیا گیا ہے اور وہ چند روز میں چلے جائیں گے۔ موجودہ کارروائی افسوسناک ہے۔ مذکورہ سفارت کار پر سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے متنازعہ بیان دینے کا الزام تھا۔

مستقبل جمہوریت اور سیاست سے ہی وابستہ ہے

وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ حکومت ملک سنوارنے کے لئے کوشاں ہے۔ ملک کا مستقبل جمہوریت اسمبلیوں اور سیاست سے ہی وابستہ ہے۔ حکومت چاہتی ہے ملک میں ایسی صاف شفاف جمہوریت قائم ہو جو چلتی رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک سال میں 105 بم دھماکوں میں 104 افراد ہلاک ہوئے گرفتار افراد میں را کے ایجنٹ بھی شامل ہیں جنہیں جلد ہی ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔

مشرف کو صدر بنانے کی تجویز مسترد

پیپلز پارٹی نے جنرل مشرف کو صدر بنانے اور اسمبلیاں بحال کرنے کی تجاویز مسترد کر دیں پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم نے کہا کہ فوج کے اقتدار کو جاری رکھنے کی کسی کوشش کی حمایت نہیں کریں گے۔

مشرف کو ہٹانا آسان ہے۔ جماعت اسلامی

جماعت اسلامی نے جنرل پرویز مشرف کو ہٹانے کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا کہ مشرف کا ہٹانا آسان ہے فوج ہم پر گولی نہیں چلائے گی۔ بزدل حکمرانوں پر امریکہ کا خوف طاری ہے۔ لیٹرا فرار ہو گیا۔ انصاف کا خون کرنے والی حکومت مزید برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔ فوجی حکومت قرضوں کے حصول کے لئے سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور مذہبی جماعتوں پر پابندی لگانے کا سوچ رہی ہے۔

ہائی کورٹ نے جواب طلب کر لیا

نواز شریف کی جلاوطنی کے بارے میں ہائی کورٹ نے وفاقی حکومت سے جواب طلب کر لیا ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس قیوم نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کو ہدایت کی ہے وفاقی حکومت سے جواب لے کر 16 جنوری تک عدالت میں پیش کریں۔

ہم خیال گروپ کا مطالبہ

میاں اظہر کی طرف سے دیئے گئے افطار ڈنر میں 100 معطل اراکین اسمبلی نے شرکت کی۔ ہم خیال گروپ نے مطالبہ کیا ہے کہ اسمبلیاں بحال کی جائیں۔ میاں اظہر نے کہا کہ ایک ایک سے حساب لیا جائے گا چاہے وہ کسی شہزادے کی گود میں ہی کیوں نہ بیٹھا ہو۔

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفاء عطیہ خداوندی ہے

خدا ہمیشہ آپ کو صحت مند رکھے لیکن اگر آپ کو کبھی ضرورت پڑے

- ☆ لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا علاج
- ☆ ٹانسلز اور گلے کے غدود کا بغیر آپریشن علاج
- ☆ یرقان اور امراض جگر کا علاج
- ☆ ناک کی ہڈی کے ٹیڑھے پن کا کامیاب علاج
- ☆ موٹاپا، وزن اور پیٹ کو کم کرنے کا موثر علاج
- ☆ چھوٹے قد کو بڑھانے کا علاج
- ☆ پتے، گردوں و مثانے کی پتھریوں کو تحلیل کرنے کا علاج
- ☆ بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے شافی علاج
- ☆ کاکیشیا اور ٹنی بر مدر ٹنکچرز کے کمالات
- ☆ ہومیو پیتھک گولیوں سے قطروں میں پوٹینسی بنانے کا طریقہ

تو صرف ایک خط لکھیں۔ ہم بذریعہ ڈاک مندرجہ بالا معلومات آپ کو بھجوا دیں گے۔

تشخیص علاج ادویات | عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور | خصوصی رعایت کیساتھ

گول بازار ربوہ۔ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل فوجیں واپس بلانے پر راضی

اسرائیل فلسطین کے خود مختار علاقوں سے فوجیں واپس بلانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں پر تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ واقعات میں مزید 6 فلسطینی شہید ہو گئے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے کہا کہ فلسطینیوں کو احساس ہو گیا ہے کہ وہ اپنے مقاصد پر امن مذاکرات سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ مذاکرات کا سلسلہ آئندہ ہفتے دوبارہ شروع ہو گا فرانس کے وزیر خارجہ نے غزہ میں یاسر عرفات سے ملاقات کی اور اسرائیلی فوج کی دہشت گردی سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔

مسئلہ کشمیر حل کراؤں گا۔ بش

امریکہ کے منتخب صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا کہ ہم برصغیر میں امن کے خواہاں ہیں اور اس کے لئے ہر طرح کا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ پاک بھارت کشیدگی پر ہمیں گہری تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مسئلہ کشمیر حل کراؤں گا۔ نئی امریکی انتظامیہ دونوں ممالک کی حکومتوں سے بات چیت کرے گی۔ بھارتی ٹی وی دوردرشن سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ خطے میں پائیدار امن و سلامتی کے قیام اور علاقائی خوشحالی و ترقی کے لئے دونوں ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر بنائیں گے۔

بش نے اقتدار سنبھالنے کی تیاریاں شروع کردیں

منتخب امریکی صدر جارج بش نے اقتدار سنبھالنے کے لئے نئی انتظامیہ کی تقرریاں شروع کر دی ہیں انہوں نے خفیہ محکمے کے حکام سے سیکیورٹی انتظامات کے بارے میں بریفنگ لی۔ وہ 20 جنوری کو اپنے عہدے کا باضابطہ چارج سنبھالیں گے۔

نواز شریف کے برطانیہ اجازت دے دے گا

صاحبزادے حسن نواز نے بتایا ہے کہ اگر نواز شریف نے چاہا تو برطانیہ ان کو اپنے ملک میں قیام کی اجازت دے دے گا۔ انہوں نے بتایا کہ برطانوی پولیس کے سربراہ نے انہیں کہا ہے کہ اگر ان کے خاندان کا کوئی فرد برطانیہ آنا چاہتا ہے تو پہلے مطلع کر دیں تاکہ ان کی سیکیورٹی کا انتظام کیا جائے۔

مجیب کے قاتلوں کی بریت کے خلاف مظاہرے

بنگلہ دیش ہائی کورٹ کی جانب سے بنگلہ دیش کے سابق سربراہ اور بانی شیخ مجیب الرحمٰن کے قتل میں ملوث پانچ سابق فوجی افسران کو بری کئے جانے کے فیصلے کے خلاف پر تشدد مظاہرے شروع ہو گئے۔ مظاہرین نے دارالحکومت میں کئی کاروباری مراکز کو آگ لگا دی۔ دارالحکومت کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔

جنگ بندی کے 15 دنوں میں 45 شہید

بھارتی فوج نے رمضان میں مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی کا اعلان کیا اور خود ہی مختلف کارروائیوں میں 15 روز کے دوران 45۔ افراد کو شہید کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں 32 کشمیری اور 13 مجاہدین تھے جبکہ 125۔ افراد زخمی ہوئے۔

الجزائر میں اسلام پسند باغیوں کا حملہ

الجزائر میں مسلح باغیوں نے سرکاری فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں 15 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ایک غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسلام پسند مسلح باغیوں نے دارالحکومت الجزیرہ سے 90 کلو میٹر دور ایک فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 24 دسمبر 2000ء

12-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-20 a.m.	عربی پروگرام۔
1-50 a.m.	درس القرآن۔
3-20 a.m.	قادیان پروگرام۔
4-00 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	کوئز: خطبات امام۔
6-05 a.m.	درس القرآن۔
7-40 a.m.	لقاء مع العرب
8-50 a.m.	کینیڈین پروگرام۔
9-50 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 a.m.	رمضان پروگرام۔
10-40 a.m.	سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔ ہفتہ وار پروگرام
12-00 p.m.	کوئز: خطبات امام۔
12-25 p.m.	چلڈرنز کلاس
1-15 p.m.	چائنیز پروگرام۔
1-45 p.m.	حدیث ایم ٹی اے بیلجیئم کی طرف سے۔
2-00 p.m.	اردو کلاس نمبر 15۔
3-10 p.m.	انڈونیشین سروس

4-10 p.m.	درس القرآن۔
6-00 p.m.	تلاوت۔ خبریں
6-50 p.m.	بنگالی سروس۔
7-50 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-50 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
9-30 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔
11-20 p.m.	اردو کلاس نمبر 16

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

میں خرچ بڑھ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحری کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں۔ اور مشکل سے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پُری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا۔ نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ پُر کر کے کھایا جاوے۔ یاد رکھو کہ اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے۔ اسی کی ہدایت کے بموجب عملدرآمد کرنا چاہئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سُکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مرکر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ سے بھی سُکھ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا اور متقی بن سکتا ہے۔ اور اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے۔

(-) یعنی میں قریب ہوں۔ اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں۔ جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تاکہ وہ مراد کو پہنچ سکیں۔ اور اس طرح سے بہت ترقی ہو گی (-) خدا تعالیٰ سکھاتا ہے کہ جب تم خدا کی خاطر کھانے پینے سے پرہیز کر لیا کرتے ہو تو پھر ناحق کا مال اکٹھا نہ کرو بلکہ حلال اور طیب کما کر کھاؤ۔ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ جب تک رشوت نہ لی جاوے اور دغا فریب اور کئی طرح کی بددیانتیاں عمل میں نہ لائی جاویں روٹی نہیں ملتی۔ یہ ان کا سخت جھوٹ ہے۔

(از خطبہ یکم نومبر 1907ء۔ خطبات نور جلد اول ص 260)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دوائوں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ایرانی غالیچے۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ڈیجی ٹیبل ڈائزائن کشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134

E-mail: mobi-k@usa.net

معیاری ہومیو پیتھک ادویات

جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پیتھیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون وہول سیل دستیاب ہیں۔

نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

CPL No. 61